احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 21 جون 2012ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 21 جون 2012ء ...... 1433 ہجری 21 احسان 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 144

صرف رضاء الٰہی کے لئے

اور وہ کھانے کو، اس کی چاہت کے ہوتے ہوئے، مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھلاتے ہیں۔
ہم تمہیں محض اللہ کی رضا کی خاطر کھلا رہے ہیں، ہم ہرگز نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ کوئی شکریہ۔

(الدھر:10,9)

اخلاق عالیہ صحابہ کرام حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

ام المومنین حضرت عائشہؓ انگور تناول فرما رہی تھیں کہ ایک مسکین نے سوال کیا۔ حضرت عائشہؓ نے ایک غلام سے کہا یہ انگور اس سائل کو دے دو۔ وہ شخص تعجب سے کبھی حضرت عائشہؓ کو دیکھتا اور کبھی انگوروں کے گچھے کو۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کیا تمہیں تعجب ہو رہا ہے۔ (مؤطا امام مالک کتاب الجامع باب الترغیب فی الصدقة)

حضرت امام حسنؓ خاندان نبوت کے چشم و چراغ تھے۔ اس لئے صدقہ و خیرات اور فیاضی آپ کا خاندانی وصف تھا۔ تین دفعہ آپ نے اپنا آدھا مال راہ خدا میں غربا و مساکین کو دے دیا۔ (اسد الغابہ نمبر 2 ص 13)

ایک دفعہ حضرت امام حسنؓ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ بیٹھا ہوا دس ہزار درہم کے لئے دعا کر رہا ہے۔ آپ نے اس کی گریہ وزاری دیکھی۔ گھر گئے اور اس کے پاس دس ہزار درہم بھجوا دیئے۔
(تاریخ دمشق لابن عساکر جلد 13 ص 245)

حضرت حسنؓ کی فیاضی سے دوست دشمن سب فائدہ اٹھاتے تھے۔ ایک دفعہ مدینہ میں ایک ایسا شخص آیا جو آپ کے والد کا دشمن تھا۔ اس کے پاس سواری تھی نہ زادراہ۔ بڑا پریشان پھر رہا تھا۔ کسی نے کہا یہاں حضرت امام حسنؓ سے بڑھ کر کوئی سخی نہیں ان کے پاس جاؤ۔ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اسے سواری اور زادراہ مہیا کر دیا۔ ایک شخص نے کہا یہ تو آپ کے والد کا دشمن تھا اور آپ نے اس سے یہ حسن سلوک کیا۔ فرمایا وہ اس کا ظرف ہے یہ ہمارا ظرف ہے۔
(تاریخ دمشق لابن عساکر جلد 13 ص 245)

ایک مرتبہ حضرت حسنؓ مدینہ کے ایک باغ میں گئے دیکھا کہ ایک حبشی غلام ایک روٹی لئے ہوئے ہے۔ جس کا ایک لقمہ خود کھاتا ہے اور دوسرا اپنے کتے کو دیتا ہے، اس طرح اس نے آدھی روٹی خود کھائی اور آدھی کتے کو کھلا دی۔ آپ نے غلام سے پوچھا۔ تم نے کتے کو کیوں روٹی کھلائی۔ اسے دھتکار کیوں نہیں دیا۔ اس نے کہا مجھے اس سے حجاب معلوم ہوا کہ وہ میرے پاس آئے اور میں اسے دھتکار دوں۔ آپ نے اس غلام سے پوچھا یہ باغ کس کا ہے۔ اس نے کہا۔ ابان بن عثمان کا اور میں انہی کا غلام ہوں۔ آپ نے کہا۔ جب تک میں واپس نہ آجاؤں تم کہیں نہ جانا۔ یہ کہہ کر ابان کے پاس گئے اور باغ اور غلام دونوں خرید کر واپس آئے اور غلام سے کہا میں نے باغ اور تمہیں ابان سے خرید لیا ہے۔ اب تم خدا کی راہ میں آزاد ہو اور باغ میں تمہیں ہبہ کرتا ہوں۔ غلام پر اس کا غیر معمولی اثر ہوا اس نے کہا آپ نے جس کی راہ میں مجھے آزاد کیا ہے میں اسی کی راہ میں یہ باغ دیتا ہوں۔
(تاریخ دمشق لابن عساکر جلد 13 ص 246)

نصاب ششماہی چہارم واقفین نو

سترہ سال سے زائد عمر کے واقفین نو/واقفات نو کے لئے ششماہی چہارم کا نصاب درج ذیل ہے۔

قرآن کریم: پارہ 18 نصف آخر
معہ ترجمہ از میر محمد اسحاق صاحب
حفظ قرآن کریم: سورة الصف
معہ ترجمہ زبانی یاد کرنا
سیرت: حیات نور
مصنفہ عبدالقادر صاحب (سابق سوداگرمل)
مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود: ''مرزا غلام احمد قادیانی'' مرتبہ میر داؤد احمد صاحب کے درج ذیل عناوین

(1) بعثت کا مقصد صفحہ 63 تا 79
(2) اللہ تعالیٰ صفحہ 218 تا 276
(3) انبیاء کی ضرورت صفحہ 825 تا 833
(4) یاجوج ماجوج صفحہ 961 تا 964
(5) جہاد بالسیف صفحہ 1004 تا 1013
(6) پردہ صفحہ 1052 تا 1056

علمی مسائل: خلافت علی منہاج النبوت قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں
واقفین نو/واقفات نو اس کی تیاری کریں۔ سیکرٹریان وقف نو، مربیان کرام اور معلمین کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ نصاب کی تیاری کے سلسلہ میں طلباء کی رہنمائی فرمائیں۔ 15 جولائی 2012ء کو امتحان ہوگا۔ متعلقہ کتب وکالت وقف نو میں دستیاب ہیں۔ (وکیل وقف نو)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے ارشادات کی روشنی میں

استغفار کی حقیقت، اہمیت اور برکات

ایک دن حضرت حسن بصریؒ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے قحط کی شکایت کی۔ آپؒ نے اسے فرمایا! استغفار کرو۔ پھر ایک اور شخص خدمت میں آیا اور عرض گزار ہوا کہ حضرت! میں محتاج ہوں۔ ارشاد ہوا۔ استغفار کرو۔ ایک تیسرا آدمی آیا۔ اس نے کہا! میرے اولاد نہیں ہوتی اسے بھی آپؒ نے استغفار کرنے کی ہدایت فرمائی۔ پھر ایک چوتھا شخص آیا۔ اس نے زمین کی پیداوار کی کمی کا گلہ اور شکوہ کیا۔ اسے بھی آپؒ نے استغفار کرنے کی تاکید فرمائی۔ حاضرین مجلس میں سے ایک فرد نے عرض کی کہ حضرت: آپ کے پاس مختلف لوگ آئے اور مختلف چیزوں کے سائل ہوئے۔ مگر آپؒ نے سب کو ایک ہی جواب دیا ہے۔ کیا معاملہ ہے؟ حضرت حسن بصریؒ نے جواب میں سورۃ نوح والی آیات پڑھیں۔ جن میں حضرت نوحؑ اپنی قوم سے فرماتے ہیں کہ اگر تم استغفار کرو۔ تو تمہیں تمام برکتیں حاصل ہوں گی۔ تمہارے گناہ بخشے جائیں گے۔ بارشیں ہوں گی۔ ہر چیز کی فراوانی اور ارزانی ہوگی۔ مال و منال کی بہتات ہوگی۔ اولاد کی کثرت ہوگی۔ باغات ہوں گے۔ نہریں ہوں گی۔ یہ تمام برکتیں استغفار کی فضیلت کو ظاہر کرتی ہیں۔

استغفار کی حقیقت

استغفار کی حقیقت و ماہیت کیا ہے؟ اور اس کی ضرورت و اہمیت کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ارشادات کی روشنی میں اسے بیان کیا جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

''جناب الٰہی میں استغفار کرنا تمام انبیاء کا ایک اجماعی مسئلہ ہے۔ استغفار تمام انبیاء کی تعلیم کا خلاصہ ہے اور اس کے معنٰی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ گزشتہ غلطیوں کے بدنتائج سے بچاوے اور آئندہ غلطیوں میں پڑنے سے بچائے۔''

(خطبات نور صفحہ 196)

انعامات الٰہیہ کی حفاظت کا ذریعہ

''ونستغفرہ'' پھر ایک اور تعلیم دی اور وہ استغفار کی تعلیم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وسیع قانون اور زبردست حکم اس قسم کے ہیں کہ انسان بعض بدیوں اور کمزوریوں کی وجہ سے بڑے بڑے فضلوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ جب انسان کوئی غلطی کرتا اور خدا تعالیٰ کے کسی قانون اور حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے تو وہ غلطی اور کمزوری اس کی راہ میں ایک روک ہو جاتی ہے اور یہ عظیم الشان فضل اور انعام سے محروم کیا جاتا ہے۔ اس لئے اس محرومی سے بچانے کے لئے یہ تعلیم دی کہ استغفار کرو۔ یہ تعلیم بھی اللہ تعالیٰ کا محض فضل ہے۔ استغفار کیا ہے؟ پچھلی کمزوریوں کو جو خواہ عمداً ہوں یا سہواً اور نسیان اور خطا سے۔ غرض ماقدم و اخر جو نہ کرنے کا کام آگے کیا اور جو نیک کام کرنے سے رہ گیا۔ اپنی تمام کمزوریوں اور اللہ تعالیٰ کی ساری نارضامندیوں کو اعلم ولا اعلم کے نیچے رکھ کر یہ دعا کرے۔ کہ میری غلطیوں کے بدنتائج اور بد اثر سے مجھے محفوظ رکھ اور آئندہ کے لئے ان غلط کاریوں سے محفوظ فرما۔ یہ ہیں استغفار کے مختصر سے معنے۔''

(خطبات نور صفحہ 103)

ایک عظیم الشان سرّ

''استغفار یا حفاظت الٰہی طلب کرنا ایک عظیم الشان سرّ ہے۔ انسان کی عقل تمام ذرات عالم کی محیط نہیں ہوسکتی۔ اگر وہ موجودہ ضروریات کو سمجھ بھی لے تو آئندہ کے لئے کوئی فتویٰ نہیں دے سکتی۔ اس وقت ہم کپڑے پہنے کھڑے ہیں۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ ہی کی حفاظت اور فضل کے نیچے نہ ہوں اور محرقہ ہو جاوے تو یہ کپڑے جو اس وقت آرام دہ اور خوش آئندہ معلوم ہوتے ہیں ناگوار خاطر ہوکر موذی اور مخالف طبع ہو جاویں اور وبال جان سمجھ کر ان کو اتار دیا جاوے۔ پس انسان کے علم کی تو یہ حد ہے اور غایت ہے۔ ایک وقت ایک چیز کو ضروری سمجھتا ہے اور دوسرے وقت اسے غیر ضروری قرار دیتا ہے۔ اگر اسے یہ علم ہو کہ سال کے بعد اسے کیا ضرورت ہوگی۔ مرنے کے بعد کیا ضرورتیں پیش آئیں گی تو البتہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ بہت کچھ انتظام کرلے۔ لیکن جب کہ قدم قدم پر اپنی لاعلمی کے باعث ٹھوکریں کھاتا ہے۔ پھر حفاظت الٰہی کی ضرورت نہ سمجھنا کیسی نادانی اور حماقت ہے۔ یہ صرف علم ہی تک محدود نہیں رہتی۔ دوسرا مرحلہ تصرفات عالم کا ہے وہ اس کو مطلق نہیں، ایک ذرہ پر کوئی اسے تصرف اور اختیار نہیں۔ غرض ایک بے علمی اور بے بسی تو ساتھ تھی پھر بدعملیاں ظلمت کا موجب ہو جاتی ہیں۔''

(خطبات نور صفحہ 98)

گناہ کے زہر کا تریاق

''استغفار اس سے زیادہ نہیں کہ زہر کھا کر کلی کرلی۔ یہ بھی سخت غلطی ہے۔ استغفار انبیاء کا اجماعی مسئلہ ہے۔ اس میں گناہ کے زہر کا تریاق ہے۔ پس استغفار کو کسی حال میں مت چھوڑو۔ پھر میں آخر میں کہتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ سے بڑھ کر کون ہے؟ وہ اَخشٰی للہ۔ اتقیٰ للہ۔ اعلم باللہ انسان تھا ﷺ۔ پس جب اس کو استغفار کا حکم ہوتا ہے۔ تو دوسرے لاابالی کہنے والے کیونکر ہوسکتے ہیں۔'' (خطبات نور صفحہ 99)

وسوسوں سے بچنے کا طریق

''شیطانی اوہام اور وسوسوں سے بچنے کا کیا طریق ہے؟ سو اس کا طریق یہی ہے کہ کثرت کے ساتھ استغفار پڑھو۔ استغفار سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ طوطے کی طرح ایک لفظ رٹتے رہو۔ بلکہ اصل غرض یہ ہے کہ استغفار کے مفہوم اور مطلب کو ملحوظ رکھ کہ خدا تعالیٰ سے مدد چاہو اور یہ ہے کہ جو انسانی کمزوریاں صادر ہوچکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے بدنتائج سے محفوظ رکھے اور آئندہ کے لئے ان کمزوریوں کو دور کرے اور ان جوشوں کو جو ہلاک کرنے والے ہوتے ہیں، دبائے رکھے، پھر لاحول پڑھے، پھر دعاؤں سے کام لے اور جو جہاں تک ممکن ہو راست بازوں کی صحبت میں رہے۔ اگر اس نسخہ پر عمل کروگے تو میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یقین رکھتا ہوں کہ وہ تمہیں محروم نہ کرے گا۔''

(خطبات نور صفحہ 186)

کمزوری کی طرف توجہ دلاتا ہے

سورۃ النصر میں بیان فرمودہ الفاظ تسبیح، تحمید و استغفار کی تشریح میں آپ فرماتے ہیں۔

''اس میں اول تسبیح کا حکم ہے۔ پھر تحمید کا اور پھر استغفار کا۔ اس ترتیب میں یہ حکمت معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات دو قسم پر ہیں۔ ایک صفات سلبیہ اور دوم ثبوتیہ۔ صفات سلبیہ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کا تمام نقائص سے پاک اور منزہ ہونا اور اعلیٰ و برتر ہونا ظاہر کرتی ہیں۔ سلبیہ کے معنی ہیں سلب کرنے والی، کھینچنے والی اور صفات ثبوتیہ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اکرام اور عزت اور بلندی کا اظہار کرتی ہیں۔ اس ترتیب میں صفات سلبیہ کا پہلے ذکر کیا گیا ہے اور صفات ثبوتیہ کو ان کے بعد لیا گیا ہے۔ تسبیح اللہ تعالیٰ کی جلالی صفات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ وہ تمام بدیوں سے منزہ اور بے عیب اور پاک ذات ہے۔ تم بھی اس کی تسبیح کرو۔ یعنی اس کا مقدس اور پاک ہونا بیان کرو اور اس کی تحمید کرو کہ وہ تمام حمد کا مالک ہے اور سچی تعریف اسی کے لائق ہے۔ اس کے بعد استغفار ہے۔ جو کہ انسان کو اپنے قصور نفس اور کمزوری کی طرف توجہ دلاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی بخشش کی طرف انسان کو کھینچتا ہے کہ اس کے سوائے انسان کا گزارہ نہیں اور انسان کے نفس کو کامل کرنے والی وہی ذات پاک ہے۔ جس کے ساتھ سچے اور خالص تعلق کے ذریعہ سے انسان بدیوں سے نجات پاسکتا ہے اور نیکیوں کے حصول کی اس کو توفیق ملتی ہے۔''

(حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 531)

مغفرت ایک دعا ہے

''واستغفرہ اور اس سے مغفرت طلب کر۔ غفر کے معنی ہیں ڈھانکنا۔ دبانا۔ تمام انبیاء خدا تعالیٰ سے مغفرت مانگا کرتے تھے اور مغفرت مانگنے کے یہ معنی ہیں کہ انسان چونکہ کمزور ہے۔ اس کو معلوم نہیں کہ کونسا کام اس کے لئے بہتری کا ہے اور کونسا نقصان کا کام ہے اور تکلیف کا راستہ ہے۔ پس مغفرت ایک دعا ہے کہ انسان اپنے خدا سے یہ دعا مانگتا ہے کہ وہ اس کے واسطے نیکی کے راہ پر چلنے کے اسباب مہیا کرے۔ جن سے وہ بدی سے بچا رہے اور کسی طرح کے حرج اور تکلیف میں پڑنے سے محفوظ رہے۔ خدا تعالیٰ کے انعام کے حاصل کرنے کے واسطے مغفرت طلب کرنا نہایت ضروری ہے۔''

(حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 523)

آنحضرت ﷺ استغفار کی ضرورت و اہمیت کے پیش نظر اکثر اوقات رکوع و سجود اور دیگر اوقات میں یہ دعا بہت پڑھتے تھے۔ سبحان اللہ......، استغفراللہ...... ۔ چونکہ استغفار انسان کی دائمی ضرورت ہے۔ اس لئے کہ انسانی زندگی کو اللہ تعالیٰ کی صفت قیومیت کے فیض کی ہمہ وقت ضرورت ہے اور استغفار اسی صفت قیومیت کا فیض حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ پس لازم ہے کہ استغفار کو حرز جان بنایا جائے۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

رسول اللہؐ کا حکم ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غریب صحابی جُلَیبیبؓ کے رشتہ کا پیغام ایک انصاری لڑکی کے والد کو بھجوایا۔ وہ کہنے لگے میں اس کی ماں سے مشورہ کروں گا۔ انہوں نے جب بیوی سے مشورہ کیا تو وہ کہنے لگی کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم جُلَیبیبؓ جیسے غریب آدمی کو رشتہ دے دیں حالانکہ اس سے پہلے ہم اس سے بہتر رشتے ردّ کر چکے ہیں۔ لڑکی نے پردے میں یہ بات سن لی۔ کہنے لگی کیا تم رسول اللہؐ کے حکم کو موڑو گے، اگر حضور اس رشتہ پر راضی ہیں تو میرا نکاح کردو۔ چنانچہ اس کے والد نے جاکر رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ بچی راضی ہے اس لئے ہم بھی راضی ہیں۔ یوں آپؐ نے جُلَیبیبؓ کی شادی کروادی۔ حضرت جُلَیبیبؓ بعد میں ایک دینی مہم میں شہید ہوگئے۔

(مسند احمد جلد 3 ص 136 مطبوعہ مصر)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

11

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

انتظامات جلسہ، لنگرخانہ، بازار اور لجنہ جلسہ گاہ کا معائنہ اور کارکنان سے خطاب

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

31 مئی 2012ء

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور سرانجام دیئے۔

جلسہ گاہ کے لئے روانگی

پروگرام کے مطابق آج جلسہ گاہ Karlsruhe کے لئے روانگی تھی۔ چھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی اور قافلہ شہر Karlsruhe کے لئے روانہ ہوا۔

بیت السبوح فرینکفرٹ سے Karlsruhe کا فاصلہ 160 کلومیٹر ہے۔ یہ جگہ جہاں جلسہ کا انعقاد ہو رہا ہے۔ K.Messe کہلاتی ہے۔ اس کا کل رقبہ ایک لاکھ پچاس ہزار مربع میٹر ہے اور اس کا Covered حصہ 70 ہزار مربع میٹر ہے۔ اس میں چار بڑے ہال ہیں اور یہ چاروں ہال ایئرکنڈیشنڈ ہیں۔ ہر ہال 1250 مربع میٹر کا ہے اور ہر ہال میں کرسیوں پر بارہ ہزار افراد بیٹھ سکتے ہیں اور ہر ہال میں 18 ہزار سے زائد افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مجموعی طور پر ان چاروں ہالوں سے ملحق 128 بیوت الخلا ہیں۔

یہاں دس ہزار گاڑیوں کی پارکنگ کی جگہ موجود ہے۔ یہاں دوران سال نیشنل اور انٹرنیشنل نمائشیں ہوتی ہیں اور مختلف کمپنیاں حصہ لیتی ہیں۔

اس شہر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت قائم ہے اور اس شہر کے اردگرد پچاس کلومیٹر کے اندر اندر بارہ بڑی جماعتیں موجود ہیں۔

قریباً دو گھنٹہ کے سفر کے بعد سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ گاہ تشریف آوری ہوئی۔

مکرم حافظ مظفر عمران افسر جلسہ سالانہ جرمنی نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا اور کارکنان نے بڑے ولولہ اور جوش سے نعرے بلند کئے۔

معائنہ انتظامات جلسہ

بعد ازاں پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ شروع ہوا۔

سب سے قبل 20 نائب افسران جلسہ سالانہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بعد ازاں حضور انور نے ان خدام اور کارکنان کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ جنہوں نے جلسہ کی تیاری کے لئے بہت محنت، لگن اور جذبہ سے کئی دن مسلسل دن رات کام کیا۔ ان میں سے اکثریت ان کارکنان کی تھی جو دوران سال پاکستان سے بالکل نئے ہیں اور یہ ان کا پہلا جلسہ سالانہ ہے۔ وقارعمل کرنے والے ان احباب کی مجموعی تعداد پانچصد سے زائد تھی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شعبہ دعوت الی اللہ کے تحت لگائی جانے والی قرآن کریم کی نمائش کا وزٹ فرمایا۔ امسال اس نمائش میں کچھ نئے Features شامل کئے گئے تھے۔ جن میں خاص طور پر Touch Screens شامل تھیں۔ پہلی سکرین پر جماعت احمدیہ کی تاریخ دکھائی گئی تھی۔ دوسری سکرین احمدیت کے تعارف پر مشتمل تھی۔ جبکہ ایک سکرین پر ارکان دین اور ایک پر حج کے بارہ میں معلومات تھیں۔ ایک سکرین کے بارہ میں حضور انور کو بتایا گیا کہ اس میں جماعت جرمنی کی تاریخ کو Timeline کی صورت پر دکھایا گیا ہے تو اس پر حضور انور نے فرمایا آپ پوری دنیا کا تیار کریں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے MTA سٹوڈیو کا معائنہ فرمایا۔ منتظمین نے بتایا کہ امسال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق یہاں سے راہ ھدیٰ کا پروگرام بھی نشر ہوگا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے ''اللہ تعالیٰ ہدایت دے''۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ہال میں تشریف لے گئے جہاں مہمانوں کو کھانا کھلانے کا انتظام کیا گیا ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ہال میں تشریف لے آئے جہاں مختلف شعبوں کے دفاتر قائم کئے گئے ہیں۔ شعبہ تعلیم، وصایا، رشتہ ناطہ، صنعت وتجارت، امانات اور شعبہ دعوت الی اللہ کے دفاتر کے سامنے سے گزرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شعبہ ہیومینیٹی فرسٹ جرمنی کے دفتر اور سٹال پر تشریف لے گئے اور اس شعبہ کے انچارج سے گفتگو فرمائی۔ ہیومینیٹی فرسٹ جرمنی افریقہ میں بینن، نائیجر، ٹوگو اور ساؤٹومے میں نمایاں خدمات بجا لا رہی ہے۔ ان کے پراجیکٹ TV سکرین پر دکھائے جا رہے تھے۔ اس شعبہ کے تحت بینن میں قائم ہونے والے یتامیٰ کے لئے دارالاکرام کی تعمیر کے مناظر بھی دکھائے گئے۔ حضور انور نے مختلف امور کے بارہ میں انچارج صاحب سے گفتگو فرمائی۔

بعد ازاں زیر دعوت افراد کے لئے رہائش مہیا کرنے کے دفتر کا بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے معائنہ فرمایا۔

شعبہ ضیافت کا دفتر بھی ادھر ہی تھا۔ جس کے ساتھ مختلف اشیاء کو سٹور کرنے کے لئے ایک بڑی جگہ مخصوص کی گئی تھی اور اس میں بہت ساری اشیاء سٹور کی جا چکی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس سٹور میں بھی تشریف لے گئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ شعبہ MTA میں تشریف لے گئے اور اس کا معائنہ فرمایا۔ اس شعبہ کو بڑھتے ہوئے کام کے پیش نظر مزید آٹھ شعبوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(i) آفس MTA۔ (ii) Live ٹرانسمیشن۔ (iii) جلسہ کوریج۔ (iv) شعبہ سکرین۔ (v) شعبہ ٹیکنیکل امور۔ (vi) شعبہ MTA سٹوڈیو۔ (vii) شعبہ سٹال سمعی وبصری۔ (viii) شعبہ نمائش MTA

شعبہ MTA جرمنی نے گزشتہ سال ایک سیکنڈ ہینڈ ٹریلر حاصل کر کے ایک Mobile Production Unit تیار کیا تھا۔ اس میں دروازے، سیڑھیاں، ایئرکنڈیشنز، فرش، سکرینز لگانے کے لئے دیواروں پر فریم کی تیاری یہ سارا کام کارکنان نے خود انجام دیا۔

اس موبائل پروڈکشن یونٹ کی کل لمبائی 13.6 میٹر ہے۔ جبکہ چوڑائی 2.5 میٹر ہے اور اونچائی چار میٹر ہے۔ جبکہ اندر سے اونچائی تین میٹر ہے۔ یہ جلسہ سالانہ اور دیگر بڑے فنکشنز و اجتماعات کی تمام ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے ڈیزائن کیا گیا ہے اور تمام ٹیکنیکل ضروریات مثلاً ایک سے زیادہ Setups کی ویڈیو اور آڈیو مکسنگ، MTA کے لئے تمام قسم کا ٹرانسلیشن کنٹرول، سکرین کنٹرول، You Tube اور ویب سٹریمنگ کے لئے مواد کو ڈیجیٹلائز کرنا، کیسٹس پر ریکارڈنگ اور مختلف قسم کی ویڈیو رپورٹس کا کمپیوٹرائزڈ Playout سسٹم، غرضیکہ ہر ضرورت کو ہر لحاظ سے پورا کرتا ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بک سٹال کا معائنہ فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ قادیان سے جو کتب شائع ہو چکی ہیں اس کی ساری جلدیں منگوا کر رکھیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انفارمیشن آفس کا معائنہ فرمایا اور منتظمین سے گفتگو فرمائی۔

اس کے بعد حضور انور نے نظافت (صفائی) اور بجلی کے شعبوں سے ہوتے ہوئے پرائیویٹ خیمہ جات کے ایریا میں تشریف لے گئے اور انتظامات کا معائنہ فرمایا۔ پرائیویٹ خیمہ جات کی مجموعی تعداد 675 سے زائد تھی۔ جن میں 6 ہزار سے زائد احباب جماعت نے، فیملیز نے رہائش رکھی۔ ان خیمہ جات کے گرد فینس لگائی گئی ہے اور گیٹ بھی بنائے گئے ہیں اور اس احاطہ میں رجسٹریشن کارڈ کی چیکنگ اور سکیننگ کے بعد ہی داخل ہوا جا سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان خیمہ جات کے درمیانی راستہ سے گزرے۔ فیملیاں اپنے خیموں کے پاس کھڑی تھیں اور بعض خیمے نصب کر رہی تھیں۔ سبھی اپنے ہاتھ بلند کر کے حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کرتے، حضور انور از راہ شفقت ان کے سلام کا جواب دیتے۔ خیموں کے مختلف سائز تھے۔ حضور انور دریافت فرماتے کہ ان میں کتنے لوگ رہ سکتے ہیں۔

پرائیویٹ خیمہ جات کے احاطہ میں ایک حصہ Carvan کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ خیمہ جات کے اس معائنہ کے دوران سینکڑوں خاندانوں نے اپنے پیارے آقا کو انتہائی قریب سے دیکھا۔ خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور برکتیں پائیں۔ ہر ایک اپنی اس خوش نصیبی اور سعادت پر بے حد خوش تھا۔

لنگر خانہ کا معائنہ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا اور انتظامات کا جائزہ لیا اور کھانے کا معیار دیکھا اور منتظمین سے گفتگو فرمائی۔ آلو گوشت کا سالن اور دال تیار کی گئی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت آلو گوشت اور دال دونوں سے ایک ایک لقمہ تناول فرمایا اور فرمایا کہ اچھا معیار ہے روٹی بھی اچھی ہے۔ لنگرخانہ کے کارکنان نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

لنگرخانہ کے کارکنان نے ایک بڑا کیک تیار کیا ہوا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اپنے ان خدام کے لئے کیک کاٹتے ہوئے اس کے مختلف حصے کئے۔

لنگرخانہ کے باہر دیگ واشنگ مشین لگائی گئی تھی۔ یہ مشین گزشتہ چھ سال سے لگائی جارہی ہے اور ہر سال اس مشین میں ٹیکنیکل لحاظ سے بہتری لائی جاتی ہے۔ اس مشین کو تین احمدی نوجوان انجینئرز نے بڑی لمبی محنت کے بعد خود تیار کیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس انتظام کا جائزہ لیا۔ پاکستان سے مکرم حیدرالدین ٹیپو صاحب روٹی پلانٹ کے جائزہ کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر جرمنی آئے ہوئے تھے۔ حضور انور کے ارشاد پر وہ بھی اس دیگ واشنگ مشین کے جائزہ کے وقت موجود تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حیدرالدین صاحب سے مشین کے پرازسز اور فنکشن کے حوالہ سے گفتگو فرمائی اور فرمایا کہ اب آپ نے قادیان میں ایسی مشین تیار کرنی ہے جو دیگ دھونے والی ہو۔ یہاں تو ایسے دیگچے ہیں جن کا منہ اوپر سے کھلا ہے لیکن دیگ دھونے کی صورت میں آپ کو ایسا سسٹم تیار کرنا پڑے کہ بُرش دیگ کے اندر جاتے ہی اس طرح کھل جائیں اور پھیل جائیں کہ اندر سے ساری دیگ صاف ہوجائے اور دوسری جو سب سے ضروری چیز ہے وہ پانی کا پریشر ہے جتنے زیادہ پریشر سے پانی دیں گے اتنی ہی زیادہ بہتر اور کم وقت میں صفائی ہوگی۔

حضور انور نے موصوف سے فرمایا کہ یہ مشین دیکھ کر اور ساری معلومات حاصل کرکے اب آپ کو ایک آئیڈیا ہوگیا ہے۔ اب اس کے مطابق آپ نے جائزہ لینا ہے اور جو بھی منصوبہ ہے مکمل کرنا ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پیاز کاٹنے کے انتظام کا جائزہ لیا۔ منتظمین نے بتایا کہ ہم وہی مشین استعمال کررہے ہیں جو گزشتہ سال ہمارے استعمال میں رہی ہے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجناس کے سٹور کا معائنہ فرمایا۔

گوشت محفوظ کرنے کے لئے بڑے سائز کے کنٹینر نما فریزر رکھے گئے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس انتظام کے بارہ میں بعض امور دریافت فرمائے۔

بازار کا معائنہ

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بازار کا معائنہ فرمایا۔ بازار میں مختلف اشیاء اور کھانوں کے سٹالز لگائے گئے تھے۔ ہر سٹال کے آگے خدام اپنے اپنے سٹال پر تیار کی جانے والی اشیاء اپنے ہاتھوں میں لئے کھڑے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہر سٹال کے آگے سے گزرتے ہوئے ازراہ شفقت مختلف اشیاء میں سے کچھ معمولی سا حصہ لیتے اور تناول فرماتے۔ بعض دفعہ کچھ حصہ لے کر اپنے ان خدام کو دے دیتے اور بعض دفعہ اس چیز پر اپنا ہاتھ رکھ دیتے اور یوں یہ خوش نصیب خدام اور کارکنان اپنے پیارے آقا کی شفقت، پیار اور محبت سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ ہر ایک کسی نہ کسی رنگ میں اپنے آقا کی شفقت اور برکت سے فیض پارہا تھا۔ حضور انور ساتھ ساتھ اپنے خدام سے گفتگو بھی فرماتے رہے۔ کوئی بھی حضور انور کی شفقت سے محروم نہ رہا۔ ایک سٹال کے آگے ایک بچہ ایک پلیٹ میں چنے، ریوڑیاں وغیرہ لئے کھڑا تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس پلیٹ سے بھی چنے کا ایک دانہ لیا اور تناول فرمایا۔ ’’زہے قسمت، زہے نصیب‘‘

اس کے بعد کارڈ چیکنگ سسٹم کے انتظام کا حضور انور نے جائزہ لیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بعض احباب کے کارڈ چیک کروائے۔ جونہی کارڈ سکین (Scan) ہوتا ہے۔ اس شخص کی تصویر اور دیگر تمام کوائف سکرین پر آجاتے ہیں۔

لجنہ جلسہ گاہ کا معائنہ

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ جلسہ گاہ کا معائنہ فرمایا اور ان کے جملہ انتظامات دیکھے اور مختلف شعبوں کا جائزہ لیا۔

لجنہ جلسہ گاہ کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب کا انعقاد ہونا تھا۔

تمام ناظمین اپنے اپنے معاونین اور کارکنان کے ساتھ اپنے شعبہ کے نام کی تختی کے پیچھے کھڑے تھے۔ ناظمین جلسہ کی مجموعی تعداد 165 ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تمام ناظمین کو شرف مصافحہ بخشا۔ نائب ناظمین کی تعداد 385 اور معاونین کی تعداد 2772 ہے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج پر تشریف لے آئے اور تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم طارق بٹ صاحب نے کی اور پھر اس کا اردو اور جرمن زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

حضور انور کا خطاب

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا تشہد اور تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

الحمدللہ کہ ایک دفعہ پھر آپ لوگوں کو، جلسہ کے کارکنوں کے طور پر خدمتگاروں کے طور پر حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کا موقع مل رہا ہے۔ بعض پاکستان سے نئے آنے والے نوجوان بھی شامل ہوئے ہوں گے۔ ان کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ خدمت بہت بڑا اعزاز ہے اور اس کے لئے حتی الوسع آپ خوش دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے، دوسروں سے مسکرا کر ملتے ہوئے اس خدمت کو سرانجام دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے۔

اب ایک چھت کے نیچے تقریباً تمام انتظامات ہیں اور اس لحاظ سے بہت آسانیاں پیدا ہوچکی ہیں۔ پاکستان کے جو جلسے ربوہ میں ہوتے تھے۔ پاکستان سے آنے والے وہ نوجوان جو اب اٹھائیس تیس سال کے بھی ہیں ان کو بھی تجربہ نہیں کہ کس طرح پھیلا ہوا وسیع انتظام تھا۔

مختلف محلوں میں، مختلف جگہوں پر لنگرخانے ہوتے تھے، جلسہ گاہ ایک جگہ تھی، افسر جلسہ سالانہ کا دفتر ایک دوسری جگہ تھا، لنگرخانے مختلف محلّہ جات میں تھے۔ اسی طرح باقی انتظامات تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ربوہ کے اطفال و خدام بڑی خوش دلی سے ڈیوٹی دیا کرتے تھے۔ امید ہے کہ ان کی باتیں سن کر آپ میں سے اکثر کے دل میں جذبہ ہوگا کہ ہمیں بھی خدمت کا موقع ملے۔ پس اس جذبہ کے ساتھ، جن کو بھی خدمت کا موقع اللہ تعالیٰ دے ان کو یہ خدمت سرانجام دینی چاہئے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ ایک چھت کے نیچے بہت سارے انتظامات ہیں اس لئے زیادہ مشکلات و مسائل تو نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی تجربہ کار ناظمین و منتظمین جماعت احمدیہ جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرما دیئے ہیں۔ جو اللہ کے فضل سے مشکلات پر قابو بھی پالیتے ہیں۔ اس لئے زیادہ ان باتوں کی یاددہانی کی تو ضرورت نہیں۔ لیکن ایک بات کی یاددہانی میں کروانا چاہتا ہوں کہ اس ایک چھت کے نیچے انتظام کی وجہ سے سیکیورٹی کے معاملہ میں اور ایک دوسرے پر نظر رکھنے کے معاملہ میں غیر محتاط نہ ہوجائیں۔ ہر کارکن چاہے اس کی سیکیورٹی کی ڈیوٹی ہے یا نہیں اپنے اپنے شعبہ میں نظر رکھے۔ جس طرح جلسہ میں ہر شامل ہونے والے کا کام ہے کہ اپنے ماحول پر نظر رکھے۔ اسی طرح ہر کارکن بھی قطع نظر اس کے کہ اس کی ڈیوٹی کیا ہے اپنے اردگرد کے ماحول پر نظر رکھے۔ کیونکہ شرارت کرنے والے کسی بھی جگہ کسی بھی قسم کی شرارت کرسکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کو حفظ و امان میں رکھے اور جلسہ ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور ان برکات کے ہم وارث بنیں جو اس جلسہ سے وابستہ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب نو بجکر پینتالیس منٹ پر ختم ہوا۔ حضور انور نے دعا کروائی اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ریڈیو سروس

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ جرمنی نے پہلی مرتبہ اپنے جلسہ کے موقع پر ’’جلسہ ریڈیو سروس‘‘ کا آغاز کیا۔ جلسہ سالانہ کے تینوں دنوں کی تمام کارروائی، تمام تقاریر اور دیگر پروگرام اردو اور جرمن زبان میں Live ریڈیو اور FM کے ذریعہ نشر ہوں گے۔ اس سہولت کے نتیجہ میں تمام کارکنان جہاں بھی ڈیوٹی پر ہوں گے اور جلسہ کی طرف آنے والے احباب جو سفر میں ہوں گے ریڈیو پر جلسہ کی کارروائی سن سکیں گے۔

دس بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور مقام جلسہ کے اندر اس عارضی طور پر قائم ہونے والے ریڈیو سٹیشن کا افتتاح فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بٹن دبا کر ریڈیو کو آن ایئر کیا اور درج ذیل پیغام دیا۔

اللہ تعالیٰ اس ریڈیو سٹیشن کو تمام سننے والوں کے لئے بابرکت فرمائے اور جو لوگ جلسے پر آنہیں سکتے یا ٹریفک کی وجہ سے، ٹریفک جام کی وجہ سے راستہ میں پھنس جاتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرسکیں۔ السلام علیکم

عشائیہ

پروگرام کے مطابق کارکنان جلسہ سالانہ کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ عشائیہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت اس تقریب میں رونق افروز ہوئے اور کارکنان جلسہ نے اپنے پیارے آقا کی معیت میں کھانا کھایا۔

بعدازاں دس بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔ جلسہ کے ایام میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہائش جلسہ گاہ Karlsruhe Messe کے ایک رہائشی حصہ میں ہے۔

میرے دادا حضرت میاں عبدالکریم صاحب

مکرم منور احمد خورشید صاحب

تعارف

آپ کا نام عبدالکریم صاحب تھا۔آپ محترم علی احمد صاحب کے ہاں 1880ء کے قریب فتح پور ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں سے ہی حاصل کی۔اس زمانہ میں اپنے گھریلو حالات اور وسائل کے مطابق پرائمری تک تعلیم حاصل کی اور کچھ عرصہ تک اپنے علاقہ کے ایک قریبی گاؤں کے سکول میں بطور معلم تعلیم وتدریس کی توفیق پائی۔بہر حال اپنے اس زمانہ کے ماحول اور معیار کے مطابق پڑھے لکھے لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔اس لئے لوگ آپ کو منشی صاحب یا میاں صاحب کہہ کر مخاطب ہوتے تھے۔

آپ بچپن سے ہی نہایت نیک طبع اور سعید فطرت کے حامل تھے۔اوائل سے ہی نیک اور بزرگوں کی صحبت میں رہتے۔

ہمارے ہمسایہ میں ایک خدا رسیدہ،عالم وفاضل اور ولی اللہ بزرگ رہتے تھے۔جن کا نام مکرم سید محمود احمد صاحب تھا۔اس دور میں ہمارے علاقہ میں ان کے علم وفضل اور تقویٰ وطہارت کی بہت شہرت تھی۔یہ بزرگ اپنے محلے کی مسجد کے امام الصلوۃ تھے۔اس کے علاوہ ان کے ہاں قرآن پاک کی درس وتدریس کا سلسلہ بھی جاری وساری رہتا تھا۔جس میں علاقہ بھر سے طلبہ کی ایک کثیر تعداد دینی تعلیم حاصل کرتی تھی۔

حضرت میاں صاحب کی یہ خوش بختی تھی کہ اس ہمسائیگی کے باعث،آپ کو شاہ صاحب جیسے عالی مرتبت بزرگ کی نیک صحبت بچپن سے ہی نصیب ہوگئی۔پھر شاہ صاحب کی نیکی اور اخلاق فاضلہ سے متاثر ہوکر ان کے حلقہ معتقدین میں شامل ہوگئے۔اور اکثر اوقات ان کی روحانی اور علمی مجالس میں جاکر بیٹھے رہتے۔

مکرم شاہ صاحب ایک پاک فطرت،نیک سیرت،صاحب رؤیا وکشوف اور عالم باعمل وجود تھے۔آپ اس زمانہ کی دردناک کیفیت اور مسلمانوں کی کم علمی اور بے حسی کے حالات دیکھ کر اللہ کی طرف سے ایک ہادی اور مصلح کی انتظار میں تھے۔

ایک دن مکرم شاہ صاحب نے آسمان پر کچھ مخصوص ستاروں کی حرکات وسکنات کی طرف دیکھ کر اپنے دوستوں سے فرمایا،کہ یہ نشان ظہور مہدی کی علامات میں سے ہے اور آخری زمانہ میں جس مہدی کی آمد کی خبر آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائی تھی،اب وہ امام مہدی ظاہر ہوچکے ہیں یا ظاہر ہونے والے ہیں۔

شاہ صاحب کا قبول احمدیت

روایت ہے کہ ایک دن مکرم شاہ صاحب کسی کام کی غرض سے ایک قریبی قصبہ جلال پور جٹاں گئے ہوئے تھے۔گرمی کا موسم تھا۔آپ بازار میں ایک ریسٹورنٹ میں تشریف لے گئے۔اور ریسٹورنٹ کے مالک کو ایک گلاس لسی کے لئے کہا۔جب آپ لسی پینے لگے تو کیا دیکھتے ہیں کہ کچھ لوگ بازار میں ایک آدمی کو بڑی بے رحمی سے زدوکوب کر رہے ہیں۔آپ فوراً ان لوگوں کے پاس گئے اور ان سے اس شخص کو اس طرح مارنے کا سبب دریافت کیا۔لوگوں نے اس شخص کے بارے میں برا بھلا کہتے ہوئے بتایا۔ہم لوگ اس کو اس لیے مار رہے ہیں کہ یہ شخص ادھر کہتا پھرتا ہے کہ امام مہدی آگیا ہے۔امام مہدی آگیا ہے۔شاہ صاحب نے کہا۔آپ اس بے چارے کو کیوں مار رہے ہیں،اگر مارنا ہے تو اسے جاکر ماریں جس نے دعویٰ کیا ہے۔

اس پر آپ نے ان لوگوں سے اس بے چارے کی جان چھڑائی اور اس کو اپنے ساتھ ہوٹل میں لے آئے۔اس کو لسی پیش کی اور پھر پوچھا کہ یہ امام مہدی والا کیا قصہ ہے۔یہ شخص احمدی تھا۔اس نے حسب علم حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کے بارے میں آپ کو بتایا۔مکرم شاہ صاحب تو پہلے سے ہی اس نور کی تلاش میں سرگرداں تھے۔واپس گھر تشریف لائے اور اپنے چند مریدوں کو بغرض تحقیق قادیان بھجوادیا۔جو فتح پور ضلع گجرات سے پاپیادہ قادیان گئے۔قادیان پہنچ کر انہوں نے اپنی فکر اور سمجھ کے مطابق حضرت مسیح موعود کے حالات و واقعات کا مطالعہ ومشاہدہ کیا اور واپس آکر شاہ صاحب کی خدمت میں پوری صورت حال بیان کردی۔اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد شاہ صاحب خود قادیان کے لیے روانہ ہوئے۔اور جاکر حضرت مسیح پاک کی دست بوسی کی اور شرف بیعت حاصل کیا۔اور تین سو تیرہ خوش نصیبوں میں شامل ہوگئے۔

قادیان سے واپس آکر مکرم شاہ صاحب نے اپنے دوست احباب کو بتایا کہ میں نے تو حضرت مرزا صاحب کی بیعت کرلی ہے۔اب آپ لوگوں کی مرضی ہے خواہ میرے پیچھے نماز ادا کریں یا نہ کریں۔اس پر گاؤں کے مولویوں نے آپ کی مخالفت شروع کردی۔جس سے اکثر لوگ خائف ہوگئے اور حق کا ساتھ چھوڑ دیا۔مگر مکرم میاں عبدالکریم صاحب اور چند اور دوستوں نے اس صداقت پر شاہ صاحب کا ساتھ دیتے ہوئے اپنے احمدی ہونے کا اعلان کردیا۔

میاں صاحب کی بیعت

میاں صاحب نے اگرچہ اپنے احمدی ہونے کا اعلان تو پہلے ہی کردیا تھا۔اور نمازیں بھی شاہ صاحب کی اقتداء میں باقی احمدی بھائیوں کے ساتھ ادا کرتے تھے۔لیکن دستی بیعت کی سعادت سے محروم تھے۔

یہ 1903ء کی بات ہے۔ایک روز شاہ صاحب نے برسبیل تذکرہ احباب جماعت کو بتایا کہ حضرت مسیح موعود کے ایک معاند احمدیت کرم دین کی طرف سے دائر کردہ مقدمہ کے سلسلہ میں،جہلم کی ایک عدالت میں تشریف لارہے ہیں۔(جہلم شہر ہمارے گاؤں سے تقریباً 40 میل کی مسافت پر ہے)

حضرت میاں صاحب نے اپنے چند دوستوں کے ساتھ اس موقعہ پر حاضر ہونے کا پروگرام بنایا۔تاکہ حضرت اقدس کی زیارت اور دستی بیعت سے شرف یاب ہوسکیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی عطا کردہ توفیق سے جہلم پہنچ کر حضرت مسیح موعود کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔جہلم شہر میں حضور پُرنور کی زیارت کرنے والوں کا ایک جم غفیر تھا۔اس بات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے،کہ وہاں پر صرف ایک دن میں 1200 بیعت ہوئی تھی۔اور ان بیعت کرنے والوں خوش نصیبوں میں حضرت میاں صاحب بھی شامل تھے۔

مخالفت ودعوت الی اللہ

آپ نے جب بیعت کی،اس وقت عین جوانی کے عالم میں تھے۔آپ کا لمبا چوڑا خاندان تھا۔آپ نے سب کو اپنے علم اور توفیق کے مطابق احمدیت کا پیغام دیا۔مگر بے سود جس کے نتیجہ میں آپ اپنے سب عزیز واقارب سے کٹ کر رہ گئے۔

آغاز میں تو عزیز واقارب نے بڑے پیار اور محبت سے انہیں سمجھایا بجھایا۔لیکن اس پر کامیابی نہ ہوئی تو پھر انہوں نے دوسرے ناجائز ہتھکنڈے آزمانے شروع کئے۔اب آپ سارے خاندان میں اکیلے ہی احمدی تھے۔لیکن آپ نے کبھی کسی کی پرواہ نہ کی۔بے شمار اندرونی اور بیرونی مشکلات آئیں،مخالفتیں ہوئیں اور شدید امتحان آئے۔مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں نور ایمان کی شمع فروزاں کردی تھی۔آپ کے دل ودماغ کو ایسی فراست و شجاعت عطا فرمادی تھی۔کہ کوئی تکلیف اور لالچ آپ کے پایہ استقلال میں لغزش نہ پیدا کرسکی۔اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ آپ کو ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائی۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔کہ مکرم میاں صاحب اپنی زمینوں پر گئے۔وہاں ہمارے گاؤں کے ایک مخالف نے اپنے جانور میاں صاحب کی فصل میں چھوڑ رکھے تھے۔اور خود بڑے مزے سے کھیت کے کنارے پر کھڑا تھا۔میاں صاحب نے اس سے پوچھا۔بھئی آپ نے جانور میری فصل میں کیوں چھوڑ رکھے ہیں۔کہنے لگا مرزائی کافر ہیں۔ان کی فصلیں تباہ کرنا کارثواب ہے۔اس لیے میں نے اپنے جانور آپ کی فصل میں چھوڑ رکھے ہیں۔مکرم میاں صاحب نے فرمایا۔اگر تمہارے دین کی یہی تعلیم ہے۔تو پھر میں تمہیں اس سے منع نہیں کروں گا۔یہ الفاظ کہہ کر میاں صاحب چلے گئے۔اس پر یہ شخص بہت نادم ہوا۔اس نے فوری طور پر اپنے مویشی کھیتوں سے نکال لئے اور میاں صاحب سے اپنی غلطی کی معافی مانگی۔اور اس کے بعد ساری عمر اس شخص نے ہمیشہ ہی آپ کا احترام کیا۔نیز اس کے سب بچوں نے حضرت میاں صاحب سے دینی تعلیم حاصل کی۔

آپ نے شادی کی۔اللہ تعالیٰ نے کچھ عرصہ بعد آپ کو ایک پیاری سی بیٹی سے نوازا۔اس معصوم روح کی آمد نے گھر کی خوشیوں کو دوبالا کردیا۔مگر اللہ میاں کو تو کچھ اور ہی منظور تھا ایک دن یوں ہوا کہ بس ہنستی کھیلتی بچی اچانک بیمار ہوئی۔اور دیکھتے ہی دیکھتے ماں باپ کی آنکھوں کے سامنے اللہ کو پیاری ہوگئی۔اس دکھ اور کرب کی کیفیت اور اس غم کی گہرائی اور دکھ کی وسعت کو تو وہی سمجھ سکتا ہے۔جو اس منزل کا مسافر رہ چکا ہو۔بہر حال انا للہ...... پڑھا اور راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو کا پاک نمونہ پیش کیا۔احباب جماعت نے تجہیز وتکفین کے بعد نماز جنازہ ادا کی اور بچی کو مقامی قبرستان میں دفنا کر واپس گھر آگئے۔اس پر بعض مخالفین جماعت اور شرپسندوں نے یہ کہتے ہوئے گاؤں میں شورش پیدا کردی اور انہوں نے اس معصوم بچی کی قبر اکھاڑی اور نعش کو قبر سے باہر پھینک دیا۔احباب جماعت پھر اکٹھے ہوئے اور دوبارہ تدفین کی مگر اس مکروہ فعل کو دوہرایا گیا۔اس پر قریبی پولیس سٹیشن میں رپورٹ درج کرائی گئی۔وہاں سے ایک سکھ پولیس آفیسر نے موقع پر آکر حالات کا جائزہ لیا اور ان لوگوں کو سخت سزا دینے کا اعلان کیا۔اس کے بعد احباب جماعت نے تیسری بار اس بچی کو سپرد خاک کیا۔

نیکی وتقویٰ

گاؤں کے سب لوگ خواہ احمدی ہوں یا غیر از

جماعت سبھی خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کا بہت احترام کرتے تھے اور ایمان داری، تقویٰ وطہارت اور راست بازی میں لوگ آپ کی مثال دیا کرتے تھے۔ آپ نماز تہجد باقاعدہ ادا کرتے۔ شاید ہی زندگی میں کبھی نماز تہجد ادا نہ کر سکے ہوں۔

ہمارے گاؤں کے ایک بزرگ مرزا عبدالرشید صاحب اکثر بتاتے ہیں۔ کہ نمازوں میں لذت، دعاؤں میں انہماک کا درس تو ہم نے مکرم میاں صاحب سے سیکھا ہے۔

دیہاتی ماحول میں جب زمین دار اپنے مال مویشی اپنی زمینوں اور ڈیروں پر لے کر جاتے ہیں تو اکثر اوقات جانور آتے جاتے ہوئے راستہ میں قریب ملحقہ کھیتوں میں گھس کر لوگوں کی فصلوں کا نقصان کر دیتے ہیں۔

میاں صاحب اتنے محتاط تھے کہ جب اپنے جانور باہر زمینوں پر لے کر جایا کرتے تھے تو اس وقت اپنے سب چھوٹے بڑے جانوروں کے مونہہ باندھ لیا کرتے تھے تا کہ آپ کے جانور کسی کے کھیت میں مونہہ نہ ماریں اور کسی کا نقصان نہ ہو۔ اس لیے لوگ آپ کی ایمانداری کی مثال دیا کرتے تھے۔

خدمت دین و تعلیم القرآن

حضرت سید محمود احمد شاہ صاحب کی زندگی میں ان کے ہاں روایتی طور پر تعلیم القرآن کا سلسلہ فیض جاری تھا۔ ان کی وفات کے بعد یہ درس مکرم میاں صاحب کے ہاں منتقل ہو گیا۔ اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تعلیم القرآن کا مبارک سلسلہ تقریباً ایک صدی تک حضرت میاں صاحب اور پھر ان کی وفات کے بعد راقم الحروف کی والدہ محترمہ عنایت بیگم صاحبہ (گاؤں کے خوردو کلاں آپ کو احترام سے بہن جی کہتے تھے) کی نگرانی میں چلتا رہا۔ گاؤں کے بیشتر بچے اور بچیوں نے بلا تفریق مذہب وعقائد قرآن پاک اور بنیادی دینی تعلیم اسی درس میں حاصل کی۔ بلا مبالغہ ہزاروں لوگوں نے بالواسطہ یا بلا واسطہ اس مکتب علم وعرفان سے اکتساب کیا۔

ساری عمر جب تک آپ کی صحت نے اجازت دی، اپنی جماعت میں امامت کے فرائض ادا کرتے رہے۔ آپ نے عرصہ دراز تک جماعت احمدیہ فتح پور (اس دور میں سات آٹھ قریبی دیہاتوں کے احمدی بھائیوں کی ایک ہی جماعت ہوتی تھی) سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی سعادت حاصل کی۔

چونکہ آپ کا شغل کاشت کاری تھا۔ اس لیے کوئی نہ کوئی چھوٹا موٹا جانور، سواری اور بار برداری کے لیے گھر پر رہتا تھا۔ اس لیے آپ اپنی سواری پر ہر قریبی گاؤں میں جا کر احمدی بہن بھائیوں سے چندہ جنس کی صورت میں لے کر آتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ان کے صدقہ جاریہ کو شرف قبولیت سے سرفراز فرمائے۔ اور ان کی ہم سب کے حق میں اپنے مولا کے حضور دعائیں والتجائیں قبول فرمائے۔ آمین

سڈول کمر، سپاٹ پیٹ کیسے؟

یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ ہمارے پکے پکائے کھانوں (Fast Food) سے ذائقے کی دنیا ضرور آباد رہتی ہے، لیکن ان کے بے تحاشا استعمال سے صحت جیسی عظیم نعمت بھی تیزی سے جواب دیتی ہے۔ ناشتے سے لے کر رات کے کھانے بلکہ سونے تک جو ذائقے دار غذائیں کھائی جاتی اور مشروب پیئے جاتے ہیں، ان میں استعمال ہونے والی چکنائیاں، گھی، مکھن، مارجرین اور نمکیات کا تناسب بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ دودھ پتی والی چائے، بالائی والا دودھ، دہی اور پیڑوں والی لسی مزہ تو دیتی ہے، لیکن مٹاپے، توند، چکنائی سے بند شریانوں کا ذریعہ بھی بنتی ہیں۔ بڑھتے پھیلتے بدن، پُھولتے گال اور چھاتی کو ہم صحت کی واضح علامت کے طور پر بڑی خوشی سے قبول کرتے رہتے ہیں اور اسے اپنی شخصیت کا نکھار سمجھنے کی غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ہم یہی کچھ اپنے بچوں کی صحت کے سلسلہ میں کرتے ہیں۔ چکنائی اور شکر کے زائد حراروں سے ان کے پھولتے پلپلے بدن، وڈیو گیمز سے ان کی دلچسپی، کھیل اور ورزش سے ان کے گریز کو ہم اپنی خوشحالی اور ثروت کی کھلی علامت سمجھ کر مستقبل میں ان کے لیے جمع ہوتے خطراتِ صحت یکسر بھلا دیتے ہیں، جس کے نتیجے میں اب 12،10 سال کے بچے بھی ذیابیطس اور ہائی بلڈ پریشر میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ ان کے معائنوں اور علاج پر ہزاروں روپے خرچ کر کے صحت کی دولت خریدنے کی ہر کوشش لا حاصل ثابت ہو رہی ہے۔

بالخصوص ننھیال اور ددھیال کے لاڈ پیار ان بچوں کے لیے زہر ثابت ہوتے ہیں۔ یہ مسئلہ صرف پاکستان کا نہیں، بلکہ خوش حالی کے دور میں داخل ہوتے تمام ترقی پذیر ملکوں کا ہے۔

خوش حال ملک ان مسائل سے عرصے سے دو چار چلے آ رہے ہیں اور یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ تحقیق اور طبی مشاورت کے باوجود ان کے حل کی تدابیر پوری طرح کامیاب نہیں ہو رہی ہیں۔ اس کا ایک بنیادی سبب یہ ہے کہ اب کھانے پینے کی اشیاء کی تیاری نے ایک اہم اور وسیع صنعت کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ ایسی اشیاء کی فروخت میں اضافے کا محرک زیادہ سے زیادہ منافع خوری ہوتا ہے۔ پاکستان جیسے ملکوں میں ایسی بے شمار غیر پاکستانی مصنوعات پُرکشش تشہیر کے ذریعے سے فروخت ہو رہی ہیں۔ بچوں اور نوجوانوں کے علاوہ ہمارے عاقل وبالغ افراد بھی ان اشیاء کے سحر میں گرفتار ہو گئے ہیں۔ ان کو بیرونی ملکوں کے تیار کردہ دلیے وغیرہ، دیسی دلیوں کے مقابلے میں زیادہ مفید اور مقوی نظر آنے لگے ہیں۔ بچوں میں بیرونی ٹافیوں اور سویٹس وغیرہ کی مقبولیت کا اب یہ عالم ہے کہ وہ اپنے بڑوں سے بیرونی ملکوں سے مختلف انداز کی یہ اشیاء زیادہ سے زیادہ مقدار میں لانے کی فرمائش کرتے ہیں۔ حال ہی میں ایک صاحب چندروز کے لیے بیرون ملک جا رہے تھے۔ ان کی بہن نے ان سے اپنے بچوں کے لیے کئی ہزار روپے کی ایسی سویٹس لانے کی فرمائش کی، حالانکہ ان برانڈز کی ٹافیاں وغیرہ پاکستان میں بھی دستیاب ہیں۔ اپنے اور بچوں کے سلسلے میں ہمارا یہ انداز صحت کے نقطۂ نظر سے انتہائی مضر رساں ہے۔

اس میں تبدیلی ناگزیر ہے۔ کثرتِ تغذیہ سے پیدا ہونے والی شکایات، مٹاپے، ہائی بلڈ پریشر، ذیابیطس، فالج وغیرہ کے علاج ضرور دریافت ہو گئے ہیں، لیکن ان امراض کے اصل اسباب کا سدّ باب دواؤں سے کرنے کا انداز کسی طرح بھی موزوں اور درست نہیں ہے۔ وہ افراد جو ابھی ان امراض سے محفوظ ہیں اور جو اِن کے مریض بن چکے ہیں، دونوں کے لیے اعتدال اور پرہیز کی راہ اختیار کرنے میں زیادہ تحفظ اور اچھی صحت مضمر ہے۔ آپ اگر اپنی اور اپنے بچوں کی صحت وسلامتی کے معاملے میں سنجیدہ ہیں تو مضر صحت اشیاء کے استعمال سے بچنے کی پوری کوشش کیجیے۔ ان مشوروں کو کتابی نہ سمجھئے۔ دنیا کے ملکوں میں کروڑوں انسانوں کی صحت وامراض کے اسباب کی چھان بین ہو چکی ہے اور اس سے حاصل ہونے والے نتائج ثابت کر رہے ہیں کہ جن ملکوں میں مضر صحت اشیاء کا استعمال کم ہے، وہاں خوشحالی اور امراض کی شرح بھی بہت کم ہے، مثلاً پچھلے پچاس سال میں جاپانیوں نے مغربی روغنی اشیاء کا استعمال زیادہ کیا ہے وہ آج ماضی کے مقابلے میں ان امراض کا زیادہ شکار ہیں، جب کہ ان کی پچھلی نسلیں ہلکی اور زود ہضم غذاؤں کے استعمال کی وجہ سے ان بیماریوں سے محفوظ تھیں۔ جاپان کے علاوہ چین میں بھی جو لوگ آج بھی جمنے والی چکنائیاں اور شکر بہت کم استعمال کرتے ہیں، ان میں امراض کی شرح بہت کم ہے۔ آپ نے کبھی غور کیا، چینیوں کے کھانوں میں سویٹ ڈش شامل نہیں ہوتی۔ ان کے ہاں زیادہ سے زیادہ پھلوں کے مُربوں کا استعمال ہی ہوتا ہے۔

توند بُری کیوں ہے؟

ایک محفل میں ایک بیگم بتا رہی تھیں کہ اس تقریب میں شرکت کے لیے ان کے شوہر نے سُوٹ پہننے کا ارادہ ظاہر کیا۔ یہ کُچھ موقع کا تقاضا بھی تھا، سردی چمک گئی تھی۔ ان کی بیوی نے اس شوق سے باز رکھنے کی کوشش کی، کیوں کہ اس سال انہوں نے نئے سوٹ نہیں سلوائے تھے اور اس عرصے میں خود ان کا وزن بھی نمایاں طور پر زیادہ ہو چکا تھا، جس کا انہیں کوئی احساس نہیں تھا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ کوئی بھی پینٹ اور کوٹ ان کے بدن پر نہیں چڑھ سکا۔ توند کی یہی ایک بُرائی کچھ کم نہیں۔

توند کے بڑھنے سے ہائی بلڈ پریشر کے علاوہ شکر کے مرض ذیابیطس کے لاحق ہونے کا خطرہ بھی بڑھ جاتا ہے۔ یہی نہیں ان کے علاوہ بھی دیگر کئی امراض کے حملہ آور ہونے کے امکانات زیادہ قوی ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ آپ پڑھتے آئے ہیں کہ حال ہی میں دیگر علاقوں کے علاوہ خاص طور پر بحیرۂ روم کے انداز کی غذا کھانے والے موٹے افراد کا جائزہ لینے سے واضح ہوا کہ اس آب وہوا کے ملکوں میں لوگوں کو اس غذا سے صرف 30 سے 40 فی صد حرارے ملتے ہیں، کیوں کہ یہاں جمنے والی چکنائیوں کا استعمال نہیں ہوتا۔ چکنائی کے لیے یہاں زیتون کا تیل ہی استعمال ہوتا ہے، جس میں حرارے کم ہوتے ہیں، اس کے نتیجے میں توند یہاں غائب رہتی ہے۔ ان کے جسم میں انسولین کی تیاری معمول کے مطابق رہتی ہے، نتیجہ یہ ہے کہ یہ ذیابیطس سے محفوظ رہتے ہیں۔ واضح رہے کہ انسانی جسم میں چربی سب سے زیادہ کمر اور پیٹ کے اطراف جمع ہوتی ہے۔ زیتون کا تیل کھانے کا ایک اہم فائدہ یہ بھی ہے کہ آپ زیادہ بڑے بیلٹ اور کمر بند کی خریداری پر مجبور نہیں ہوتے۔ ویسے یہ ضرور یاد رہے کہ زیادہ مقدار میں زیتون کا تیل کھا کر آپ دبلے نہیں ہو سکتے، اس کے لیے آپ کو لازماً دو اقدام کرنے ہوں گے، یعنی ایک تو آپ صحت بخش متوازن غذا کھائیں اور دوسرے ورزش باقاعدگی سے کریں۔ سڈول کمر اور سپاٹ پیٹ کا خواب اسی طرح پورا ہو سکتا ہے۔

(ہمدرد صحت، دسمبر 2009ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم مبارک احمد نجیب صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ رشیدہ بی بی صاحبہ سکنہ نئی بھینی شرقپور ضلع شیخوپورہ گزشتہ ایک ماہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بخار شدید طور پر بیمار ہیں۔ ضعیف العمری کے ساتھ نقاہت بہت زیادہ ہے۔

احباب جماعت سے خاص دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو معجزانہ طور پر شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم حافظ محمد اکرم حفیظ صاحب ضلعی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم داؤد احمد صاحب مورخہ 14 جون 2012ء طویل علالت کے بعد بعمر 68 سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز ظہر بیت الحمد کریم نگر فیصل آباد میں خاکسار نے ہی پڑھائی اور احمدیہ قبرستان گھوکھووال میں تدفین ہوئی۔ تدفین کے بعد خاکسار کے بڑے بھائی مکرم میاں محمد اسلم شریف صاحب نے دعا کروائی۔ مرحومہ بہت ہی نیک اور ملنسار تھیں۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں جبکہ مرحومہ کی بیٹی خاکسار کی بہو بھی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ امۃ المصور اعجاز ورک صاحبہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری پیاری والدہ صاحبہ مکرمہ امۃ الرشید فرحت صاحبہ اہلیہ مکرم خان حبیب اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ سابقہ صدر لجنہ دارالرحمت شرقی (ب) مختصر علالت کے بعد مورخہ 7 جون 2012ء کو بعمر 90 سال وفات پا گئیں۔ آپ کی وصیت قادیان میں 1945ء کی تھی۔ آپ کی نماز جنازہ 9 جون 2012ء کو مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں نے بیت الراجیکی میں پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد آپ نے ہی دعا کروائی۔

محترمہ والدہ صاحبہ نے قادیان کی دینیات کلاسز مکمل کیں اور ساری زندگی خدمت دین میں گزار دی۔ جو 40 سالہ عرصہ پر محیط ہے۔ طبیعت نہایت ہمدرد، خوش اخلاق، نماز و تہجد کی پابند، تلاوت قرآن پاک کی باقاعدگی اور چندہ جات کی باقاعدگی کا فکر ہوتا۔ خلافت سے محبت و اطاعت کا نمونہ تھیں اور خاندان حضرت مسیح موعود سے محبت و لگاؤ کا تعلق تھا۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں 2 بیٹے مکرم مجیب اللہ خان صاحب آف کراچی، مکرم نعیم اللہ خان صاحب آف بشکیک قرغستان نائب صدر قرغستان اور ایک بیٹی خاکسار امۃ المصوّر اعجاز زوجہ اعجاز احمد ورک صاحب شعبہ صنعت و دستکاری لجنہ اماء اللہ پاکستان چھوڑے ہیں۔ آپ نے اپنے پیچھے 18 پوتے، پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ کر اپنے پیار اور رضا کی جنت میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

پتہ درکار ہے

مکرمہ نازیہ کرن صاحبہ بنت مکرم منظور احمد ابڑو صاحب وصیت نمبر 54145 نے مورخہ 10 جنوری 2006ء کو نظر محلّہ لاڑکانہ سے وصیت کی تھی۔ موصیہ کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہو رہا۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا ان کے کسی عزیز یا رشتہ دار کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔ شکریہ

مکرم اویس سلطان صاحب ولد سلطان احمد چوہدری صاحب وصیت نمبر 54239 نے مورخہ 18 جولائی 2005ء کو 188-B,A-II گلبرگ III لاہور سے وصیت کی تھی۔ موصی کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہو رہا۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا ان کے کسی عزیز یا رشتہ دار کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔ شکریہ

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

داخلہ مدرسۃ الظفر

(معلمین کلاس)

ایسے احمدی نوجوان جو اپنی زندگی وقف کر کے مدرسۃ الظفر میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ اپنی درخواست والد / سرپرست کے دستخط اور مقامی جماعت کے صدر صاحب / امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ نظامت ارشاد وقف جدید ربوہ کو ارسال کریں۔ مدرسۃ الظفر ربوہ میں داخلہ کیلئے تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ معین تاریخ کا اعلان روزنامہ الفضل میں کر دیا جائے گا۔

شرائط برائے داخلہ مدرسۃ الظفر

☆ امیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

☆ میٹرک پاس امیدوار کی عمر زیادہ سے زیادہ 20 سال جبکہ انٹرمیڈیٹ کیلئے 22 سال ہے۔

☆ امیدوار قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔

☆ مقامی جماعت کے صدر صاحب / امیر صاحب کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔

☆ امیدوار کا تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میں کامیاب ہونا ضروری ہے۔

☆ امیدوار کی طبی رپورٹ کا تسلی بخش ہونا بھی ضروری ہے۔

ہدایات

امیدوار اپنی درخواست سادہ کاغذ پر اپنے ہاتھ سے لکھ کر نظامت ارشاد وقف جدید ربوہ کو بھجوائے۔

درخواست میں اپنا نام، ولدیت، تاریخ پیدائش تعلیم، مکمل پتہ اور اگر واقف نو ہے تو حوالہ نمبر ضرور تحریر کرے۔ درخواست کے ساتھ ایک عدد پاسپورٹ سائز تصویر بھی بھجوائیں۔

قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ پڑھنے کو یقینی بنائیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ عربی اور انگریزی کے معیار نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ کتب سیرت النبیؐ، سیرت حضرت مسیح موعود، مختصر تاریخ احمدیت، کامیابی کی راہیں، دینی معلومات شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ نیز روزنامہ الفضل اور جماعتی رسالہ جات کا مطالعہ کرتے رہیں۔

انٹرویو کے وقت میٹرک / انٹرمیڈیٹ کی اصل سند / رزلٹ کارڈ ساتھ لائیں۔

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل فون نمبروں پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

فون نمبر: 047-6212368 فیکس نمبر: 047-6211010

(ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ)

درخواست دعا

مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر دارالضیافت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے دو چھوٹے بھائی عزیزم ملک محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ آف گوجرانوالہ حال کینیڈا اور عزیزم ملک پرویز احمد صاحب آف لاہور ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ آجکل حالت زیادہ قابل فکر ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے دونوں بھائیوں کو کامل شفا دے کر صحت و سلامتی کے ساتھ باعمر فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کی بھتیجی مکرمہ امۃ اللطیف صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سلمان صاحب دارالفضل کو محض اپنے فضل و کرم سے دو بیٹیوں کے بعد 17 مارچ 2012ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ پیارے آقا نے ازراہ شفقت عفان احمد نام عطا فرمایا ہے۔ عزیزم عفان احمد محترم محمد یعقوب صاحب سابق کارکن نظارت خدمت درویشاں کا پہلا پوتا اور ملک رانا محمد اعظم صاحب باب الابواب شرقی کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے نومولود کیلئے نیک، خادم سلسلہ اور خاندان کیلئے ٹھنڈک کا باعث خادم دین اور والدین کیلئے فرمانبردار بنائے۔ آمین

گمشدگی شناختی کارڈ

خاکسار کا شناختی کارڈ گم ہو گیا ہے جس کسی دوست کو ملے براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا دیں یا رابطہ کریں۔

ملک عبدالرب ولد غلام نبی صاحب مکان نمبر 28/7 دارالرحمت غربی ربوہ فون: 6211187

نور ابٹن
حسن کا نکھار روائتی ابٹن
تابانی
ہاتھوں اور چہرے کی تازگی کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکویٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ائیرکنڈیشننگ
047-6212758, 0300-7709458
0300-7704354, 0301-7979258
(بکنگ جاری ہے)

عجائبات عالم

انکا قبیلہ کی کہانی

جنوبی امریکہ کا ایک قدیم قبیلہ

انکا (Inca) بحرالکاہل کے کنارے جنوبی امریکہ کا ایک قدیم قبیلہ ہے۔ یہ لوگ 11ویں صدی عیسوی میں جنوب مشرق کی طرف سے پیرو (Peru) میں داخل ہوئے۔ انکا س سورج کی پرستش کیا کرتے اور اپنے مردوں کی لاشیں کوئی خاص مسالہ لگا کر دفن کرتے تاکہ وہ خراب ہونے سے بچ سکیں۔ فن تحریر سے وہ لوگ قطعی ناآشنا تھے لیکن فن تعمیر، برتن سازی اور کپڑے بننے میں اچھی مہارت رکھتے تھے۔ ان کے فن تعمیر کے نمونے آج بھی پیرو میں کھنڈرات کی شکل میں موجود ہیں۔

1200ء میں ان جنگجو لوگوں نے جنوبی پیرو میں ایک طاقتور بادشاہت کی بنیاد رکھی۔ 1438ء میں ان کا سلطنت وجود میں آئی۔ ابتدائی دور میں پیرو، بولیویا اور ایکویڈور اسی سلطنت کے حصے تھے۔ 16ویں صدی کے آغاز پر ان کا سلطنت پھیل کر مشرقی بحر الکاہل سے پیراگوئے اور دریائے ایمیزون تک پھیل گئی۔ بعدازاں یہ ایکویڈور کے جدید کیوٹو کے علاقے سے جنوب میں چلی کے دریائے مالے تک وسعت اختیار کر گئی۔ یہ وسیع وعریض سلطنت ایک مذہبی حکومت تھی۔ یہ فن معماری، انجینئرنگ اور کپڑا سازی میں ماہر تھے اور اپنے شہنشاہ کو خدا کی طرح مقدس مانتے تھے۔

انکا سلطنت کے پاس سونے و چاندی کے بڑے وسیع ذخائر تھے۔ اس دولت کے لالچ نے یورپی قوموں کو اپنی طرف کھینچا۔ سپین کے حکمران ان خزانوں میں گہری دلچسپی رکھتے تھے۔ 1527ء میں ہسپانوی مہم جو فرانسسکو پیزارو اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ پیرو کے شمالی ساحل پر انکا کے شہر Tumbes پر لنگر انداز ہوا۔

15 نومبر 1532ء کو پیرو میں واقع انکا کا بادشاہ ''آتا ہوا لپا'' اپنے چار ہزار غیر مسلح ساتھیوں کے ساتھ فرانسسکو پیزارو سے ملنے آیا۔ ان غیر مسلح امریکن انڈینوں کا استقبال اس مکار یورپی نے بالکل جنگی انداز میں کیا۔ انہیں پہلے عیسائیت کی دعوت دی جب آتا ہوا لپا نے عیسائیت کو رد کر کے انجیل کو زمین پر پھینکا تو عیسائی جنگجو پیزارو کے حکم پر ان امریکیوں پر ٹوٹ پڑے اور ان نہتوں کو تہ تیغ کرنے کے بعد ان کے شہنشاہ کو گرفتار کر لیا۔ بعدازاں انکا بادشاہ سے اس کی رہائی کے بدلے 40 لاکھ پاؤنڈ سونا حاصل کر کے بھی اسے رہا نہ کیا گیا۔ بلکہ اسے عیسائیت قبول کرنے کے باوجود قتل کر دیا گیا۔

بعدازاں فرانسسکو پیزارو 180 آدمیوں کے ساتھ دوبارہ پیرو آیا۔ اس دفعہ اس کے ساتھ ہسپانوی فوجوں کا ایک دستہ بھی تھا۔ اس فوج کی مدد سے پیزارو نے انکا سلطنت پر حملہ کر دیا اور ان کے شہنشاہ ''اتاہوالپا'' کو قتل کر دیا۔ پیزارو کو یہاں سونے سے بھرا ایک بڑا کمرہ ہاتھ لگا۔ 1533ء میں اس نے پیرو کے بیشتر علاقے بآسانی فتح کر لئے جس میں ان کا دارالحکومت Cusco بھی شامل تھا۔ 1535ء میں پیزارو نے دریائے رماک کے کناروں پر ایک شہر کی بنیاد رکھی جسے ''بادشاہوں کا شہر'' کا نام دیا گیا۔ یہی شہر بعد میں لیما (Lima) کہلایا۔ بعدازاں لیما جنوبی امریکہ میں ہسپانوی حکومت کا مرکز بنا۔

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھیے
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر
(1) کورس دو ماہ (2) کورس تین ماہ (3) صرف تیاری ٹیسٹ ایک ماہ
ایئر کنڈیشنر کی سہولت موجود ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

خبریں

سپریم کورٹ نے وزیراعظم گیلانی کو گھر بھیج دیا

سپریم کورٹ نے اسپیکر رولنگ کیس میں تاریخی فیصلہ سناتے ہوئے وزیراعظم پاکستان سید یوسف رضا گیلانی کو نااہل قرار دے دیا ہے۔ جس کے بعد سپریم کورٹ کی ہدایت پر الیکشن کمیشن آف پاکستان نے یوسف رضا گیلانی کی حلقہ این اے 151 ملتان کی نشست خالی قرار دیتے ہوئے وزیراعظم کی نااہلی کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے جبکہ عدالت نے ملک میں جمہوری عمل کے تسلسل کیلئے صدر مملکت کو ضروری اقدامات کرنے کی بھی ہدایت کی ہے۔ صدر سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق نئے وزیراعظم کے تقرر کیلئے اقدامات کریں گے۔ عدالتی فیصلے کے تحت یوسف رضا گیلانی وزیراعظم اور ممبر قومی اسمبلی دونوں نشستوں سے فارغ ہو چکے ہیں۔

ولیم شکسپیئر کا آخری تھیٹر دریافت کر لیا گیا

لندن۔ ماہرین آثار قدیمہ نے انگریزی ادب کے معروف ڈرامہ نگار اور شاعر ولیم شکسپیئر کے قائم کردہ اس تھیٹر کو دریافت کر لیا ہے جس میں ان ہی کے لکھے ہوئے ڈرامے ہنری پنجم کو پیش کیا گیا تھا۔ لندن میوزیم کی ترجمان نے اے ایف پی سے بات چیت کرتے ہوئے بتایا کہ ہم نے ایک ارتقائی عمل مکمل کیا ہے۔ ہمیں ایک ایسا تھیٹر ملا ہے جو مکمل، انتہائی خوبصورت اور شکسپیئر کے پہلے کے تھیٹرز سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔ ترجمان کا کہنا ہے کہ کھدائی کے دوران ملنے والا یہ شکسپیئر کا آخری تھیٹر ہے جسے محفوظ کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے گی۔ ماہرین نے یہ تھیٹر لینڈ کے ایک علاقے شورڈچ میں کھدائی کے دوران برآمد کیا ہے۔ شکسپیئر کے دور میں یہ علاقہ قحبہ خانوں کی موجودگی کی وجہ سے بدنام ہوا کرتا تھا لیکن اب یہ ایک جدید علاقے میں تبدیل ہو چکا ہے۔ شکسپیئر کے ڈرامے ہنری پنجم میں اس تھیٹر کا ذکر ''ووڈن او'' کے نام سے موجود ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 21 جون

طلوع فجر	3:33
طلوع آفتاب	5:01
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	7:19

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر Gastro-Enterologist مورخہ 24 جون 2012ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ ضرورت منداحباب وخواتین سے گزارش ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

حب جدوار
ہر قسم کے سردرد کیلئے ہر قسم کے مضر اثرات سے پاک
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

جرمن وکیوریٹو ہومیوادویات
ہر قسم کی جرمن وکیوریٹو ادویات کی وسیع ترین رینج کی خریداری کیلئے تشریف لادیں نیز سادہ گولیاں، ٹیوبز و ڈراپرز، 117 ادویات کا بریف کیس بھی دستیاب ہے
ڈاکٹر راجہ ہومیو کالج روڈ ربوہ
فون: 0476213156

FR-10

For Genuine TOYOTA Parts
AL-FURQAN
MOTORS PVT LIMITED
Ph:
021- 7724606
7724609
47- Tibet Centre
M.A. Jinnah Road,
KARACHI

TOYOTA, DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
فون نمبر 021- 7724606
7724609
47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3